فرمانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو

(صحیح بخاری: رقم: ۵۷)

# امانت

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مصنّف

مفتی محمد راشد القادری

آزاد پبلشرز

۵۶، اُردو بازار کراچی

PH : 32631839,32620178

E-mail : azadpublishers@gmail.com

# تقریظ

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !**

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام "امانت" منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے امانت وخیانت کے فلسفے کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑے اَحسن اور آسان انداز میں بیان کیا ہے۔

اور اس موضوع کو سمجھنے کے لئے بطورِ تمہید جو ابتدائیہ تحریر فرمایا ہے وہ قابلِ صد تحسین اور مضطرب قلوب کی تسکین کے لئے کافی ہے۔ خاص طور پر شریعت کی نو (۹) امانتیں اور طریقت کی پانچ (۵) امانتوں کو ذکر کیا ان تمام کا جاننا اور سمجھنا ہم سب پر لازم ہے۔

اس کتاب میں ایک ایسی حقیقت کا ذکر ہے جس کی تصدیق ہر اک مسلمان پر فرض ہے وہ یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام جو ہمارے جدِّ اعلیٰ ہیں اصل والد ہیں جس امانت کی ذمّہ داری آپ علیہ السلام نے قبول کی، آپ علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد ان کی اولاد پر فرض ہے کہ اس امانت کی ذمّہ داری کو خوش اسلوبی سے ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مصنّف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امّت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ **آمین یا ربّ العلمین۔**

العارض: محمد لعبتیں فاروق قادری
۵ ربیع الاخر
۱۴۳۲

# انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

---


## جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔



کتاب ---------- امانت

بفیضانِ نظر --------- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مصنف --------- مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کمپوزنگ --------- سید سمیر حسین

ناشر --------- آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

# فہرست


| نمبر شمار | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 01 | امانت سے مراد۔۔۔! | 07 |
| 02 | امانت وخیانت کے لغوی معنٰی | 08 |
| 03 | امانت وخیانت کی شرعی تعریف | 08 |
| 04 | خائن اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں | 08 |
| 05 | حکمِ قرآنی ''خیانت نہ کرو'' | 09 |
| 06 | اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کا مفہوم | 09 |
| 07 | اللہ کی دوستی سے محروم | 10 |
| 08 | خیانت کردہ شئے کے ساتھ حاضری | 10 |
| 09 | خیانت کرنے والے کا اعلان | 11 |
| 10 | خیانت کرنے والے کی پہچان | 11 |
| 11 | ایک لقمۂ حرام کا وَبال | 12 |
| 12 | ایک درہم کا وَبال | 13 |
| 13 | امانت کی پاسداری سنّتِ انبیاءعلیہم السلام ہے | 13 |
| | نبی کریم ﷺ کی شانِ امانت کا ذکر | |
| 14 | حضراتِ نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام کا ذکرِ امانت | 14 |
| 15 | امانت، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا لقب ہے | 14 |
| 16 | امانتیں ادا کرنے کا حکمِ قرآنی | 15 |
| 17 | نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں امانت کی اہمیت | 16 |
| 18 | امانت ادا کرنے کا حکم | 17 |
| 19 | خیانت سے پناہ | 18 |
| 20 | کام کی تین حالتیں ہیں | 19 |
| 21 | امّتِ مسلمہ کی بھلائی کا تعلق | 20 |
| 22 | ہر نگہبان سے پوچھا جائے گا | 20 |
| 23 | ہماری ذمہ داری سب سے بھاری | 22 |
| 24 | کس نگران پر جنت حرام ہے؟ | 22 |
| 25 | جو نگران خیانت کرے۔۔۔! | 23 |
| 26 | امّتِ محمدیہ پانچ طبقوں پر مشتمل ہے | 24 |
| 27 | پاکیزہ کمائی کس کی۔۔۔؟ | 25 |
| 28 | سچا امانت دار تاجر | 27 |
| 29 | تین اشخاص رحمت کے سایہ تلے | 27 |
| 30 | علامتِ مؤمن | 28 |
| 31 | علامتِ منافق | 28 |
| 32 | مؤمن جھوٹا اور خائن نہیں ہوسکتا | 29 |
| 33 | ہم امانت میں خیانت کیسے سمجھتے ہیں۔۔۔؟ | 30 |
| 34 | امانت کا ضیاع، علامتِ قیامت ہے | 30 |
| 35 | جہنّمی حکمران | 32 |
| 36 | حکمران سے بڑا خائن کوئی نہ ہوگا | 32 |
| 37 | امانت دار خزانچی | 33 |
| 38 | عہدے پر فائز کرنا بھی امانت ہے | 34 |
| 39 | ووٹ بھی امانت | 35 |
| 40 | گفتگو بھی امانت ہے | 35 |
| 41 | مشورہ امانت ہے | 36 |
| 42 | ملازم/خادم کا تقرّر کرتے وقت بھی غور کرلیجئے | 37 |
| 43 | مشورہ دیتے وقت عیب ہو تو ظاہر کرے۔! (یہ غیبت نہیں ہے) | 38 |
| 44 | مجالس بھی امانت ہیں | 39 |
| 45 | امانت داری کا اندازہ | 40 |
| 46 | عبادات میں امانت کی اہمیت | 41 |
| 47 | امام و مؤذن کے لئے خصوصی ہدایت | 42 |
| 48 | شرمگاہ بھی امانت ہے | 43 |
| 49 | اعضاء اجسام کی امانت داری | 43 |
| 50 | کامیاب زندگی کے چھ سنہری اُصول | 44 |
| 51 | سرخ آندھی، زلزلے، پتھروں کے برسنے کے پندرہ اسباب | 45 |
| 52 | امانت کے مال کو مالِ غنیمت تصوّر کیا جائے گا | 47 |
| 53 | کہیں ہم اِن لوگوں میں تو نہیں۔۔۔! | 48 |
| 54 | پانچ چیزیں پانچ کے سبب | 49 |
| 55 | امانت کی حقیقت | 51 |
| 56 | اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پانے کے تین طریقے | 52 |
| 57 | سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میں امانت کی اہمیت | 52 |
| 58 | امین وہ جو اللہ سے ڈرے | 53 |
| 59 | خیانت کا بھیانک عذاب | 53 |
| 60 | اعمال میں امانت کی حیثیت | 54 |
| 61 | چندے کی رقم گم ہوگئی تو؟ | 55 |

# ابتدائیہ

## اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی نظرِ عنایت کے طفیل یہ رسالہ بنام ''امانت' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

امانت خصلتِ محمودہ ہے۔۔۔اور خیانت خصلتِ مذمومہ ہے۔۔۔۔۔

خزانۂ قلب میں۔۔۔۔شریعت کی نو ۹ امانتیں ہیں: (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) روزہ (۴) بندگی (۵) ناپ (۶) تول (۷) ودیعت (۸) امامت (۹) خطابت

اوراسی خزانۂ قلب میں طریقت کی پانچ امانتیں ہیں: (۱) آنکھ (۲) کان (۳) ہاتھ (۴) پاؤں (۵) پیٹ۔

قلب (دل) کا کام ہے کہ ان امانتوں کو الفتِ مولیٰ اور نظام کائنات میں لگائے اور ماسوا اللہ کی محبت سے بچائے اور بارگاہِ قدوس میں پہنچائے۔

یہ وہی امانت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو
انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے
اور آدمی نے اٹھالی یقیناً وہ بڑا ظالم اور بہت جاہل ہے۔

*Undoubtedly, We offered the Trust to the heavens and the earth and the mountains, but they refused to bear it and were afraid of it, and man bore it. Undoubtedly, he is the bearer of hardship, ignorant.*

(احزاب، آیت ۷۲)

## امانت سے مراد۔۔۔!

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج، سچ بولنا، ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافرِ معاہد کی، نہ قلیل میں نہ کثیر میں۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت وفرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں،

پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔

اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے کیا تو مع اس کی ذمّہ داری کے اٹھا سکے گا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

**اب غور طلب امر یہ ہے۔۔۔۔!**

حضرت آدم علیہ السلام جو ہمارے جدِّ اعلیٰ ہیں اصل والد ہیں جس امانت کی ذمّہ داری آپ علیہ السلام نے قبول کی، آپ علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد ان کی اولاد پر فرض تھا کہ اس ذمّہ داری کو خوش اسلوبی سے پورا کریں۔۔۔۔

**مثال:** جس طرح کسی کے باپ کے پاس کوئی امانت ہو تو اس کے انتقال کے بعد اولاد پر حق ہے کہ اس امانت کو مالک کے سپرد کر دے۔

جس نے امانت کو پورا کیا وہ امین کہلائے۔۔۔۔

جس نے امانت کو چھوڑا وہ خائن کہلائے۔۔۔۔۔

حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے امانت کو نہ سمجھا ظالمین میں سے ہوا۔۔۔

فرزندِ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امانت کو سمجھ لیا تو وہ صابرین میں سے ہوئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی زوجہ نے امانت نہ جانی غابرین میں سے ہوئی۔

حضرت آسیہ نے امانت کو جان لیا تو وہ صالحین میں سے ہوئیں۔۔۔۔

**یاد رکھیے!** تمام خیانتوں میں اللہ تعالیٰ کی خیانت بدترین جرم ہے پھر رسول

اللہ ﷺ کی خیانت پھر مؤمنوں کی خیانت۔ مثلاً! مسلمان کا مال ناجائز طریقے سے حاصل نہ کرو، کسی کا خفیہ راز فاش نہ کرو، کسی مسلمان کو ذلیل نہ کرو۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عہد و امانت کی رعایت و حفاظت نہیں کرتا وہ دنیا میں ذلیل و بے اعتبار ہے، آخرت میں خوار و شرمسار ہے۔

مؤمن وہ ہے جو کسی کی امانت میں خیانت نہ کرے۔ چاہے مالک اپنا ہو یا پرایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں فکرِ آخرت نصیب فرمائے اور امانت کی اہمیت کو اور خیانت کی مذمّت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ابو رضا محمد راشد القادری العطاری

## امانت وخیانت کے لغوی معنیٰ

اَلْاَمَانَۃ:۔۔۔ امانت، ودیعت، اللہ تعالیٰ کی فرض کی ہوئی ذمّہ داری۔

(المنجد، ص ۶۴)

امانت:۔۔۔ سپرد کی ہوئی چیز۔ تحویل۔ (فیروز اللغات، ص ۱۲۶)

خِیَانَت:۔۔۔ دغا۔ دھوکا۔ غبن۔ بد دیانتی۔ بے ایمانی۔ امانت میں چوری۔

(فیروز اللغات، ص ۶۳۸)

## امانت وخیانت کی شرعی تعریف

اَلْخِیَانَۃُ ھُوَ التَّصَرُّفُ فِی الْاَمَانَۃِ عَلٰی خِلَافِ الشَّرْعِ

اجازتِ شرعیہ کے بغیر کسی کی امانت میں تصرف کرنا خیانت ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۳۲۸)

## خائن اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝

اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر بیشک دغا والے اللہ کو پسند نہیں

*And if you fear treachery from any people, throw back to them their covenant on equal basis Undoubtedly, the treacherous are not liked by Allah.*

(الانفال، آیت ۵۸)

معلوم ہوا قرآنِ مجید میں خیانت کا مفہوم دغا/ دھوکا ہے۔

## حکمِ قرآنی "خیانت نہ کرو"

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ ورسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت

*'O believers! betray not Allah and Messenger and nor commit defalcation in your trusts knowingly.*

(الانفال، آیت ۲۷)

## اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کا مفہوم

☆ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنّت کا ترک کرنا

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

☆ اور پھر ایسا شخص اتنا ناپسندیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوست بنانا بھی منظور نہیں فرماتا جیسا کہ قرآنِ کریم میں صراحت موجود ہے۔

## اللہ کی دوستی سے محروم

**اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ○**

بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے خائن ناشکرے کو

*Verily, Allah loves not anyone who is treacherous and ungrateful.*

(سورۂ حجّ، آیت ۳۸)

☆ صرف یہی وبال نہیں بلکہ اُخروی حال اس سے ابتر ہوگا کہ جب اُسے خیانت کردہ چیز کے ساتھ حاضر ہونا پڑے گا۔

## خیانت کردہ شئے کے ساتھ حاضری

ارشادِ باریٔ تعالیٰ ہے:

**وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ**

اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا

*And whatever he hides away, he shall come*

*with his hidden thing on the Day of Resurrection.*

(آل عمران، آیت ۱۶۱)

☆ اگر ہمیں دونوں جہاں کی ذلّت ورسوائی سے بچنا ہے تو چاہیے کہ امانت دار بنیں ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں گے۔

## خیانت کرنے والے کا اعلان

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

**لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ**

قیامت کے دن ہر خائن کے لئے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور کہا جائے گا:

سن لو! یہ فلاں بن فلاں کی خیانت ہے۔ (صحیح مسلم، رقم: ۴۵۳۰)

## خیانت کرنے والے کی پہچان

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا

فرمانِ عالیشان ہے:

**لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ**

قیامت کے دن ہر خیانت کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا

گاڑا جائے گا جس سے اس کی پہچان ہوگی۔

(صحیح بخاری، رقم: ۶۴۵۱)

**يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○**

اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے

(سورۂ مؤمن، آیت ۱۹)

**فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى**

وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی زیادہ چھپا ہے

*Then He knows the secret and that which is more hidden than this.*

(سورۂ طٰہٰ: آیت ۷)

# اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ

کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا

*Will not He Who has created know?*

(سورۂ ملک: آیت ۱۴)

اگر ملاوٹ کرنے والا، باطل طریقوں سے لوگوں کا مال کھانے والا خائن اس سزا میں غور وفکر کرلے جو قرآن وحدیث میں اس گناہ کی آئی ہے تو غالباً اس سے یا اس میں سے بعض سے ضرور رُک جائے۔ اس کی سزا کے طور پر یہی فرمان کافی ہے کہ۔۔

## ایک لقمۂ حرام کا وَبال

سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے

مَنۡ اَکَلَ لُقۡمَةً مِنۡ حَرَامٍ لَمۡ یَقۡبَلۡ لَهٗ صَلَاةً اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَةً وَلَمۡ یَسۡتَجِبۡ لَهٗ دَعۡوَةً اَرۡبَعِیۡنَ صَبَاحًا وَکُلُّ لَحۡمٍ یُنۡبِتُهُ الۡحَرَامُ فَالنَّارُ اَوۡلٰی بِهٖ

جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایا تو اللہ تعالیٰ اس کے ۴۰ دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور نہ چالیس دن تک اس کی دعائیں قبول فرماتا ہے اور ہر وہ گوشت جس کی نشوونما حرام سے ہو وہ جہنم کا زیادہ حق دار ہے۔ (جامع الاحادیث: رقم: ۲۱۴۸۳)

بندہ غور کرے کہ ایک حرام لقمہ کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے۔۔۔ یقیناً کچھ نہیں! لیکن ایک حرام لقمہ پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا عالم یہ ہے کہ وہ چالیس دن تک اس کی عبادتیں قبول نہیں فرماتا اور صرف یہی نہیں بلکہ اگر بندے نے اس

حرام کے سلسلے کو موقوف نہیں کیا تو اس کو جہنّم کا مستحق قرار دیا۔

یاد رہے! حرام کا تعلق فقط کھانے پینے سے ہی نہیں بلکہ پہننے، اوڑھنے اور بچھونے سے بھی ہے جیسا کہ نیچے دی گئی حدیث شریف سے واضح ہو رہا ہے۔

## ایک درہم کا وَبال

نبیٔ کریم ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

**مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهَا دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً مَادَامَ عَلَيْهِ**

جو شخص دس درہم کے بدلے کپڑا خریدے اور اس کی قیمت میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس پر ہوگا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ۵۴۷۳)

## امانت کی پاسداری سنّتِ انبیاء علیہم السلام ہے

## نبی کریم ﷺ کی شانِ امانت کا ذکر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

**مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ**

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے امانت دار ہے

*There He is obeyed, He is trustworthy.*

(التکویر: آیت ۲۱)

**وضاحت:** نبیٔ کریم ﷺ کی اطاعت آسمانوں میں فرشتے کرتے ہیں، اور آپ وحی الٰہی کے امانت دار ہیں۔

## حضراتِ نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام کا ذکرِ امانت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

**اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ**

بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں

*Undoubtedly, I am a Messenger trusted for you.*

(الشعراء، آیت: ۱۰۷)

**وضاحت:** قرآن کریم میں حضراتِ نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام کا ذکر ان ہی الفاظ سے فرمایا گیا ہے۔

## امانت، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا لقب ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

**نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ**

اسے روح الامین لے کر اترا

*The Trusted spirit has descended with it.*

(الشعراء: آیت: ۱۹۳)

**وضاحت:** روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام کا لقب ہے اور آپ وحی کے امین ہیں۔

☆ معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ایک خصوصی شان یہ ہے کہ وہ امانت دار ہوتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اہم ترین ذمّہ داریوں سے نوازا ہے۔

☆ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی کو دنیا میں کوئی ذمّہ داری ملے تو امانت کا لازمی لحاظ رکھے ورنہ خائن کہلائے گا۔

## امانتیں ادا کرنے کا حکمِ قرآنی

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

*Undoubtedly, Allah commends you to pay back the trusts to their owners, and that when you judge amongst people, judge with justice.*

(پارہ ۵، سورۂ نساء، آیت ۵۸)

**وضاحت:** اس آیت کے تحت مفسرین کرام فرماتے ہیں: اس آیت میں صاحبِ امانت کو اور حُکام کو امانتیں دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور ساتھ ہی فیصلوں میں انصاف کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مفسّرین کے حوالے سے لکھتے ہیں:

☆ حکمرانوں پر لازم ہے کہ وہ مظلوموں کے ساتھ انصاف کریں اور حق کو غالب کریں۔ یہ امانت ہے اور مسلمانوں کے اموال خصوصاً یتیموں کے اموال کی حفاظت کریں۔

☆ علماءِ کرام پر لازم ہے کہ وہ عوام النّاس کو دین کی تعلیم دیں، یہ امانت ہے جس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے علماءِ کرام کو منتخب کیا۔ والد پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھی تربیت دے۔ یہ اس کے پاس امانت ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۱۱۱)

☆ لہٰذا معلوم ہوا کہ امانت ایک حق ہے اور حق روکنے کی اجازت شریعت نے نہیں دی جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

☆ اللہ عزوجل نے تنگدست یا فراخ دست کسی کو بھی امانت روک لینے کی رخصت نہیں دی۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ۱ ص ۴۴۰)

## نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں امانت کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ کے فرامینِ امانت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے کافی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے شاید ہی کوئی خطبہ ایسا دیا ہو جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ!

**لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا أَمَانَۃَ لَہٗ**

جو امانتدار نہ ہو اس کا کوئی دین نہیں

(سنن البیہقی الکبریٰ، ج ۶ ص ۲۸۸)

**لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ**

جو عہد پورا نہ کرے اس کا کوئی دین نہیں۔

(فیض القدیر، ج ۶ ص ۴۹۵)

**وضاحت:** رسول اللہ ﷺ کے ان فرامین کو سننے کے بعد ہمیں غور و فکر کرنا

چاہیے کہ اگر ہم خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں تو کیا ہم مسلمان کہلانے کے حق دار ہیں۔۔۔؟

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمادیا:

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ

کوئی ایمان نہیں اس کا جو امانتدار نہ ہو

(صحیح ابن حبان: رقم: ۱۹۴)

☆ حقیقت یہ ہے کہ امانت ربّ تعالیٰ کا فریضہ بھی ہے اور اس کے انبیاء کی سنّت بھی، اور یہ امانت اللہ کی نصرت و تائید اور جنت کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔

☆ ہمیں فخر ہے کہ ہم اُن نبی کریم ﷺ کے امّتی ہیں جن کا کردار یہ ہے کہ خون کے پیاسوں کی امانتیں خون آشام تلواروں کے سائے میں ان تک پہنچانے کی تاکید فرماتے ہیں۔

☆ کہیں عین حالتِ جنگ میں برسرِ پیکار دشمن کا مال اس کی طرف لوٹانے کی مثال قائم کرتے ہیں۔ ایسے شفیق و امین نبیٔ کریم رؤف الرحیم ﷺ کے امّتی ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں تمام لوگوں کے ساتھ مکمل دیانت و امانت کا مظاہرہ کریں کیونکہ ایمان سے زیادہ قیمتی کوئی شئے نہیں اور خیانت ایمان کے منافی شئے ہے۔

## امانت ادا کرنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

جو تمہارے پاس امانت رکھے، اس کو امانت ادا کرو اور
جو تم سے خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو

(سنن ترمذی، رقم: ۱۱۸۵)

## خیانت سے پناہ

حضورِ اکرم ﷺ صادق و امین ہوتے ہوئے بھی خیانت سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃ

اے اللہ عزوجل! میں خیانت سے پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بہت بُری چھپی ہوئی خصلت ہے۔

(سنن ابی داوٗد، رقم: ۳۳۴۵)

**وضاحت:** مذکورہ حدیث مبارک میں ہم مسلمانوں کو درس دیا جارہا ہے کہ جب ہمارے صادق و امین نبیٔ کریم ﷺ جن کے بارے میں خیانت کا تصوّر بھی کفر میں دھکیل دیتا ہے وہ شفیق و مُحسن آقا ﷺ خیانت سے پناہ مانگ رہے ہیں تو ہمیں کتنی اشد ضرورت ہے کہ ہم خیانت کے مرتکب ہونے سے بچیں!

☆ بسا اوقات خیانت ہورہی ہوتی ہے ہمیں خبر نہیں ہوتی جیسے: کسی نے ہم کو مزدور رکھ کر کوئی کام سپُرد کر دیا مگر ہم نے قصداً اُس کام کو بگاڑ دیا، یا کم کام کیا تو ہم نے امانت میں خیانت کی۔

☆ اِسی طرح حاکم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی نگرانی رکھے اور ان کی خبر گیری کرتا رہے، حتّٰی المقدور ان کی ضروریات کو پورا کرے اور عدل و انصاف قائم رکھے۔ اگر اس نے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تو یہ

امانت میں خیانت ہوگئی۔

☆ اسی طرح گھریلو زندگی کا جائزہ لیں! رات میں میاں بیوی جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں۔ اگر ان دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہہ دیا تو یہ بھی امانت میں خیانت ہوگئی۔

☆ غرض مزدور، کاریگر، ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو سونپا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی کے پوری کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گے تو امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے۔

ملازم اپنے دفتر وغیرہ کا قلم، کاغذ اور دیگر اشیاء اپنے ذاتی کاموں میں صَرف کرے گا تو خائن کہلائے گا۔

## کام کی تین حالتیں ہیں

کام کی تین حالتیں ہیں: (۱) سست (۲) مُعْتَدِل (درمیانہ) (۳) نہایت تیز۔

☆ اگر مزدور سستی سے کام کرتا ہے تو گنہگار ہے اور اس پر پوری مزدوری لینا حرام، صرف اتنی ہی اجرت لے سکتا ہے جتنا اس نے کام کیا، اس سے جو کچھ زیادہ ملے گا وہ اُس کو واپس کرنا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۹ ص ۴۰۷)

☆ اَجیر خاص (مخصوص وقت کا ملازم) ڈیوٹی ٹائم میں اپنا ذاتی کام نہیں کر سکتا، اوقات نماز میں فرض اور سنّت مؤکدہ پڑھ سکتا ہے۔ نفل نماز پڑھنا اس کے لئے اوقاتِ اجارہ میں جائز نہیں۔ (ردالمحتار ج ۹ ص ۱۱۸)

☆ اسی طرح سستی و غفلت کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ دوران ڈیوٹی دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف رہنا۔۔۔ معیّنہ وقت کے علاوہ کام کاج

چھوڑ کر چائے پینے میں وقت صَرف کرنا۔۔۔اسی طرح ذاتی کام سے باہر جانا۔۔۔ موبائل فونز پر بلاضرورت باتیں کرنا۔۔۔ بلاوجہ گھومتے پھرتے رہنا۔۔۔ یہ سب چیزیں شرعاً ممنوع وناجائز ہیں اور اپنے اجارے میں خیانت ہے۔

☆ لہٰذا ان کاموں میں جو وقت صَرف ہوا، وہ وقت ڈیوٹی ٹائم کے بعد پورا کریں۔ تاکہ آپ کی کمائی حلال ہو اور حلال ہی آپ کے اور آپکے اہلِ خانہ کے پیٹ میں جائے تاکہ نیک عادتیں، اطاعت وفرمانبرداری کا شعور بیدار ہو۔

☆ یاد رکھو کہ ہر قسم کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اور ہر خیانت جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہر مسلمان کو ہر قسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی، اور جہنم سے نجات پانے کیلئے انتہائی ضروری ہے۔

## امّتِ مسلمہ کی بھلائی کا تعلق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ تَرَ
الْأَمَانَةَ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةَ مَغْرَمًا

میری امّت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک
وہ امانت کو غنیمت نہ سمجھے اور زکوٰۃ کو جرمانہ نہ سمجھے

(الصناعتین، ج ۱ ص ۵۶)

## ہر نگہبان سے پوچھا جائے گا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ!

**كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**

تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس
کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا

**الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**

بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا

**وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**

آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے
اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا

**وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا**

عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا

**وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**

خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا

(صحیح بخاری، رقم: ۸۹۳)

## شرحِ حدیث

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرت علامہ مولینا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ جو کسی کی نگہبانی میں ہو۔ اس طرح عوام سلطان اور حاکم کے، اولاد ماں باپ کے، تلامذہ اساتذہ

کے، مریدین پیر کے رعایا ہوئے۔ یونہی جو مال زوجہ یا اولاد یا نوکر کی سپردگی میں ہو۔اس کی نگہداشت ان پر واجب ہے۔ یہ یاد رہے، نگہبانی میں یہ بھی داخل ہے کہ رعایا گناہ میں مبتلا نہ ہو۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۵۳۰)

## ہماری ذمّہ داری سب سے بھاری

☆ اشرف المخلوقات ہونے کے اعتبار سے، ابنِ آدم ہونے کے اعتبار سے، اور امّتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے اعتبار سے بھاری ذمّہ داری ہمارے کندھوں پر آچکی ہے۔

☆ اگر ہم باپ ہیں جب بھی ــــــ اولاد ہیں تب بھی ــــــ استاد ہیں جب بھی ــــــ شاگرد ہیں تب بھی ــــــ پیر ہیں جب بھی ــــــ مرید ہیں تب بھی ــــــ حاکم ہیں جب بھی ــــــ محکوم ہیں تب بھی ــــــ خادم ہیں جب بھی ــــــ مخدوم ہیں تب بھی ــــــ صاحبِ علم ہیں جب بھی ــــــ طالبِ علم ہیں تب بھی ــــــ نگران ہیں جب بھی ــــــ زیرِ نگران ہیں تب بھی ــــــ گھر کے سربراہ ہیں جب بھی ــــــ قوم کے رہنما ہیں تب بھی

☆ ہم کسی بھی حال میں اپنی ذمّہ داری سے سَبُک دَوش نہیں ہوسکتے۔ بلکہ ذمّہ داری کے ساتھ خیر خواہی بھی کرنی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

## کس نگران پر جنت حرام ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا

بِنَصِيحَةٍ إِلاَّ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا نگران بنایا پھر اس
نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا اس پر جنت کو حرام کر دیگا۔

(صحیح بخاری، رقم: ۷۱۵۰)

## جو نگران خیانت کرے۔۔۔!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّمَا رَاعٍ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً ، فَغَشَّهَا ، فَهُوَ فِي النَّارِ

جو نگران اپنے ماتحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنّم میں جائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۵ ص ۲۵)

**وضاحت:** مذکورہ حدیث مبارک کو پڑھ کر ہر ذمّہ دار کو یہ فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ خیانت ایک ایسا گناہ جو اُسے جہنّم کی عمیق گھاٹیوں میں دھکیل سکتا ہے۔اور صرف خیانت ہی نہیں بلکہ ہر گناہ اگر چہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بری خصلتیں لے کر آتا ہے۔

(۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل کو غضب دلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

(۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے۔

(۳) جنت سے دور ہو جاتا ہے۔

(۴) جہنم کے قریب آ جاتا ہے۔

(۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔

(۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔

(۷) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کو ایذاء دیتا ہے۔

(۸) وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔

(۹) زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔

(۱۰) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے۔ (بحرُ الدُّموع، ص ۴۹)

## امّتِ محمّدیہ پانچ طبقوں پر مشتمل ہے

حضرت سیّدُنا عبدالرحمن بن مُبارَک صُورِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پانچ طبقوں پر مشتمل ہے۔ پہلا طبقہ علماءِ کرام کا، دوسرا عابدوں اور زاہدوں کا، تیسرا غازیوں کا، چوتھا تاجروں کا جبکہ پانچویں طبقے میں حاکم وقاضی شامل ہیں۔

☆ علماءِ کرام تو انبیاءِ کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

☆ عابد وزاہد، اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بادشاہ ہیں۔

☆ غازی، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سپاہی ولشکر ہیں۔

☆ تاجر، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے خزانچی ہیں۔

☆ قاضی وحکمران تو وہ محافظ ونگران ہیں۔

☆ جب عالم ہی لالچی اور مال جمع کرنے والا ہوجائے تو جاہل کس کی پیروی کریں۔

☆ عابد وزاہد دنیا کی طرف راغب ہو جائے تو تائب کس کی اقتداء کریں؟

☆ جب غازی ومجاہد ہی رُو رعایت اور نرمی سے کام لیں گے تو دشمن پر غلبہ کیسے پاسکیں گے؟

☆ تاجر جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے خزانچی ہیں وہ خود ہی خائن ہو جائیں تو پھر کون ہے جو خائن پر اعتماد کریگا؟

☆ اگر رعایا کی حفاظت کرنے والے حاکم ونگران اور محافظ، بھیڑیئے بن جائیں تو رعایا کی دیکھ بھال اور ان کی حفاظت کون کریگا؟

(عیون الحکایات، ج ۲ ص ۲۶۶)

☆ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے کام میں مخلص ہو جائیں، دھوکے وخیانت سے باز آجائیں، تاکہ ہماری کمائیاں بھی پاکیزہ ہو جائیں۔

## پاکیزہ کمائی کس کی۔۔۔؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِينَ**

تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ اُن تاجروں کی کمائی ہے

**إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا**

(۱) جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں

**وَإِذَا اؤْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا**

(۲) اور جب اُن کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں

## وإذا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا

(۳) اور جب وعدہ کریں اُس کا خلاف نہ کریں

## وإذا اشْتَرُوْا لَمْ يَذُمُّوْا

(۴) اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس کی مذمت (برائی) نہ کریں

## وإذا بَاعُوا لَمْ يُطْرُوْا

(۵) اور جب اپنی چیز بیچیں تو اُنکی تعریف میں مبالغہ نہ کریں

## وإذا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوْا

(۶) اور ان پر کسی کا (قرضہ، مال واسباب وغیرہ) آتا ہو تو دینے میں سستی نہ کریں

## وإذا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوا

(۷) اور جب ان کا کسی پر (قرضہ، مال واسباب وغیرہ) آتا ہو تو لینے میں سختی نہ کریں

(شعب الایمان للبیہقی: رقم ۴۸۵۴)

## ہم سب غور کریں۔۔۔!

پاکیزہ کمائی کی سات شرائط سننے کے بعد ہم سب غور کریں کہ کیا ہم ان شرائط پر عمل پیرا ہیں، جواب اگر نہیں میں ہے تو پھر آج سے عہد کر لیجئے کہ ان شرائط کو اپنی زندگی کے گوشۂ تجارت میں اپنا کر اپنی کمائیوں کو پاکیزہ کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اور نیچے دی گئی فضیلتوں کو پانے کی کوشش کریں۔

## سچّا امانت دار تاجر

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

سچّا امانت دار تاجر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام،

صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(جامع الترمذی، رقم:۱۲۰۹)

## تین اشخاص رحمت کے سایہ تلے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلا ظِلُّهُ

اللہ عَزَّ وَجَلَّ تین اشخاص کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا

فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا:

التَّاجِرُ الأَمِينُ وَالإِمَامُ الْمُقْتَصِدُ

(۱) امانت دار تاجر (۲) عادل حکمران

وَرَاعِيَ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ

(۳) دن میں سورج کی رعایت کرنے والا (یعنی وقت میں نماز پڑھنے والا)۔

(کنز العمال، رقم:۴۳۲۵۲)



آزاد پبلشرز

**وضاحت:** تین اعمال پر اتنی بڑی خوشخبری کا مل جانا بہت بڑی سعادت ہے۔کون شخص نہیں چاہتا کہ ربّ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے۔ربّ کی رحمت کے متلاشی تو دورانِ وضو بھی سَر کا مسح کرتے وقت کہتے ہیں:

**اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ**
**یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ**

اے اللہ مجھے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمانا جس دن تیرے عرش کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ (ردّالمحتار، ج۱ص۳۴۶)

## علامتِ مؤمن

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

**اَلْمُؤْمِنُ اِذَا حَدَّثَ صَدَقَ**

مؤمن جب بولتا ہے تو سچ بولتا ہے

**وَاِذَا وَعَدَ نَجَّزَ**

اور جب وعدہ کرتا ہے تو دھوکا نہیں دیتا

**وَاِذَا ائْتُمِنَ وَفّٰی**

اور جب اس کے سپرد امانت کی جائے تو خیانت نہیں کرتا

(تفسیر القرطبی، سورۂ منافقون، تحت الآیۃ، ۱)

## علامتِ منافق

نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص میں یہ چار خصلتیں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کی ایک علامت پائی جائے گی یہاں تک کہ وہ اس کو چھوڑ دے، اور وہ خصلتیں یہ ہیں:

## إِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ

(۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے

## وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ

(۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے

## وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ

(۳) جب عہد کرے تو دھوکا دے

## وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

(۴) جب کسی سے جھگڑے تو گالی گلوچ بکے

(صحیح البخاری، رقم: ۳۴)

## مؤمن جھوٹا اور خائن نہیں ہوسکتا

شَفِیعُ الْمُذْنِبِینَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

## يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ خُلُقٍ لَيْسَ الْخِيَانَةَ، وَالْكَذِبَ

مؤمن ہر عادت اپنا سکتا ہے مگر جھوٹا اور خائن (یعنی خیانت کرنے والا) نہیں ہوسکتا۔

(شعب الایمان، رقم: ۴۴۷۱)

**وضاحت:** ہر اٹھنے والی نظر دوسروں کے عیب تو دیکھ لیتی ہے مگر اپنے عیوب سے

ماوراء رہ جاتی ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ دوسروں کے دامن کے دھبّے چھوڑ کر اپنے دامن کی کالک کو دور کریں۔

فارسی کا محاورہ ہے:

عیبِ خود ہر کسے نمی بیند

اپنا عیب اپنے آپ کو معلوم نہیں ہوتا

(فیروز اللغات: ص ۹۶۲)

ذرا ہم اپنے عیبوں پر نظر ڈالیں تو وہ عیب بھی نظر آئیں گے جو مؤمن میں ہو ہی نہیں سکتے، جیسے جھوٹ اور خیانت مگر پھر بھی ہم اپنے آپ کو سب سے پکا مسلمان سمجھتے ہیں۔ امانت میں خیانت آج ایسا عیب ہے جو ہر شخص میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہر کوئی سمجھ نہیں پاتا۔

## ہم امانت میں خیانت کیسے سمجھتے ہیں۔۔۔؟

ہمارے ہاں امانت کا ایک تصوّر قائم ہے کہ کوئی چیز کسی کے پاس رکھوائی تو اس میں سے کچھ لینا یہ خیانت ہے جیسا کہ میں نے ابتدائیہ میں اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ امانت سے مراد ہر وہ کام ہے جس کی اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے۔ مثلاً: جھوٹ، خیانت، بدعہدی، دھوکا وغیرہ وغیرہ۔

## امانت کا ضیاع، علامتِ قیامت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی صحابی آئے اور پوچھا! قیامت کب آئے گی تو رسول اللہ ﷺ گفتگو فرماتے رہے،

حاضرین میں سے کچھ لوگوں نے کہا: حضور اکرم ﷺ نے اس کا سوال سنا مگر ناپسند فرمایا، کچھ لوگوں نے کہا: حضور اکرم ﷺ نے سنا ہی نہیں، جب حضور اکرم ﷺ گفتگو فرما چکے تو فرمایا:

**أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ**

قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟

ان دیہاتی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں ارشاد فرمایا:

**فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ**

جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو

انہوں نے عرض کیا امانت ضائع کرنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا:

**إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ**

جب نا اہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو

(صحیح بخاری: رقم: ۵۷)

## شرحِ حدیث

☆ یہاں امانت سے مراد صرف مال کی امانت مراد نہیں بلکہ عام ہے، خواہ وہ علم ہو خواہ کوئی دینی یا دنیوی عہدہ مثلاً قضا، حکومت، افتاء، تدریس وتقریر وغیرہ۔

☆ مراد یہ ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ اہل موجود نہ ہوں گے، ناچار نا اہل کو کام سپرد کر دیا جائے گا۔

☆ یہ بھی مراد ہے کہ دیانت اٹھ جائے گی۔ اہلیت پر کوئی عہدہ نہ دیا جائے گا، بلکہ خوشامد، چاپلوسی ورشوت وغیرہ پر دیا جائے گا۔ (نزہۃ القاری، ج۱ ص۳۴۹)

## جہنّمی حکمران

نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے:

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا وَإِنَّ عُمَّالَهَا فِي النَّارِ إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ

عنقریب تم پر مشرق ومغرب کی زمینوں کے دروازے کھل جائیں گے لیکن ان کے حکمران جہنمی ہوں گے سوائے اس کے جو اللہ عزوجل سے ڈرے اور امانت ادا کرے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱ ص ۴۶۸)

## حکمران سے بڑا خائن کوئی نہ ہوگا

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ

ہر خائن کے لئے قیامت کے دن ایک علم ہوگا جسے اس کی خیانت کے مطابق بلند کیا جائے گا، سن لو! حکمران سے بڑا خیانت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔

(صحیح مسلم، رقم: ۴۵۳۸)

**وضاحت:** مذکورہ وعید کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے۔۔۔؟ خود اندازہ لگائیے کہ فی زمانہ حکومت جمہوری کے نام پر حکومتِ اُمَرائی کو فروغ مل رہا ہے اور اس ضمن میں حکومتِ خود اختیاری کی ہوس بڑھتی چلی جارہی ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ مجھے گورنر

وزیر، صدر بنادیا جائے، حکومت و عہدے کی تمنّا کرنے والے غور سے سنیں:

حضور اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا:

إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ
وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً

بے شک تم امارت (یعنی حکومت) کا حرص کرتے ہولیکن
یہ حکومت تمہارے لئے باعث حسرت وندامت ہوگی۔

(سنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، رقم: ۵۳۸۷)

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ابوجعفر منصور نے قضاء کا عہدہ سپرد کرنا چاہا آپ نے منع فرمادیا۔اس کی پاداش میں آپ کوسو کوڑے لگائے گئے اور قید کر دیا گیا یہاں تک کہ وہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ (مناقب الامام الاعظم للکردری، ج ۲ ص ۲۱)

ہمارے اسلاف بزرگانِ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طرزِ عمل دیکھئے کہ انہیں اقتدار و حکومت کی ہوس نہ تھی۔ وہ کبھی بھی دنیاوی عہدوں کی خواہش نہ کرتے، بلکہ ان کے نزدیک توسب سے بڑا عہدہ یہ تھا کہ اللہ عزوجل کی رضا نصیب ہوجائے۔

## امانت دار خزانچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بیشک وہ امانت دار اور مسلمان خزانچی جسے کوئی مال کہیں منتقل کرنے کا حکم دیا جائے پھر وہ پورا مال خوش دلی سے ادا کردے اور اسے جس کے بارے میں حکم دیا

گیا ہو اس تک پہنچا دے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک شمار ہوگا۔

(صحیح بخاری، رقم:۱۴۳۸)

## عہدے پر فائز کرنا بھی امانت ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَابَةٍ وَفِي تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُولَهُ وَخَانَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ

جو شخص ایک جماعت میں سے کسی آدمی کو ان کے کسی کام پر مقرر کرتا ہے

حالانکہ ان لوگوں میں اس سے زیادہ مقبولِ بارگاہِ الٰہی آدمی موجود ہے

تو اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

(المستدرک للحاکم: رقم: ۴۸۹۴)

دوسری روایت میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلٰى عَشْرَةٍ مِنْ فِيهِمْ أَرْضٰى مِنْهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ

جس شخص نے دس آدمیوں کی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا حالانکہ

اسے علم ہے کہ ان دس آدمیوں میں مقرر شدہ آدمی سے افضل موجود ہے

تو اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔

(کنز العمال، رقم: ۱۴۶۵۳)

## شرحِ حدیث

یعنی جس شخص نے کسی آدمی کو ایک جماعت کا امیر یا محافظ یا نمائندہ یا نماز کا امام بنا دیا حالانکہ اس سے زیادہ مقبولِ الٰہی موجود تھے تو وہ (تقرّر کرنے والا) خائن ہے۔

(التیسیر بشرح جامع صغیر، ج ۲ ص ۷۶۷)

## ووٹ بھی امانت

مذکورہ احادیث مبارکہ کی روشنی سے یہ بات بھی باخوبی واضح ہوگئی کہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کسی بھی نمائندے کو منتخب کرنا بہت اہم ترین کام ہے اور بہت بڑی ذمّہ داری ہے، ذراسی غفلت، بے راہ روی، ووٹ دینے والے کو جہنم کی عمیق گھرائیوں میں پہنچا سکتی ہے۔

لہٰذا ووٹ دیتے وقت دیکھ لیں کہ آیا یہ شخص اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ ہے یا نہیں، اگر نہیں تو قطعاً ووٹ نہ دیں ورنہ آپ خائن (خیانت کرنے والا) کہلائیں گے۔ یادرکھیں۔۔۔! عربی کا مقولہ ہے:

مَنْ خَانَ هَانَ

جس نے خیانت کی وہ ذلیل ہوا۔ (المنجد: ص ۱۱۸۲)

## گفتگو بھی امانت ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَدِيْثُ بَيْنَكُمْ اَمَانَةٌ

گفتگو تمہارے درمیان امانت ہے

(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، رقم ۴۰۶)

ایک اور مقام پر سرکارِ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد فرمایا:

## اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ.

جب کوئی آدمی بات کر کے اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔

(سُنَنِ ترمِذی، رقم:۱۹۶۶)

## شرحِ حدیث

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص تم سے اکیلے میں کوئی بات کہے اور بات کے دوران یا بات کے درمیان میں اِدھر اُدھر دیکھے کہ کوئی سن نہ لے تو وہ اگرچہ منہ سے نہ کہے کہ یہ کسی سے نہ کہنا مگر اس کی یہ حرکت بتاتی ہے کہ وہ راز کی بات ہے لہٰذا اسے امانت سمجھو، اُس کا راز ظاہر نہ کرو، کسی سے یہ بات نہ کہو۔ سبحان اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۶ ص ۶۲۹)

## مشورہ امانت ہے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

## اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ (سنن ترمذی: رقم: ۲۷۴۸)

## شرحِ حدیث

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اسلام کتنا جامع دین ہے کہ مسلم معاشرے کی تشکیل اور بقا کے لئے کتنی باریک بینی سے دیانت وامانت کی حفاظت

کے اصول بیان کرتا ہے

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قیامت تک کے لئے یہ قاعدہ ہے مقرر فرمادیا کہ اگر تم سے کوئی شخص مشورہ کرے تو تم پر لازم ہے کہ خلافِ مصلحت اسے مشورہ نہ دو اگر ایسا کیا تم خائن ہو گے مشورہ لینے والا اگر چہ دشمن ہو مگر مشورہ اچھا دو۔

(مراۃ المناجیح: ج ٦ ص ٦٣٠)

## ملازم/ خادم کا تقرّر کرتے وقت بھی غور کر لیجئے۔۔۔!

ایک طویل حدیث شریف کا خلاصہ ہے:

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

کیا تمہارے پاس خدمت گار ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو تم آجانا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص لائے گئے تو ان کی خدمت میں ابوالہیثم آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي

ان دونوں میں سے ایک چُن لو، تو انہوں عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! آپ ہی چُن دیں

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے، تم اسے لو کیونکہ میں نے اُسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(سنن ترمذی، رقم: ٢٢٩٢)

## شرحِ حدیث

مذکورہ فرمانِ مبارک سے معلوم ہوا کہ۔۔۔۔۔

خادمین و ملازمین کا تقرّر کرتے وقت ہمیشہ یہ غور کرلیں کہ آیا یہ شخص نمازی و پرہیزگار ہے یا نہیں! کیونکہ جونمازی پرہیزگار ہوگا وہ ان شاءاللہ خیر خواہ ہوگا، اور جو فاسق و فاجر ہوگا وہ خائن و بددیانت ہوگا، کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کے قہّار و جبّار ہونے سے نہ ڈرے وہ بندے سے اور اس کا حق مارنے سے کیا ڈرے گا۔ جو اللہ سے شرم وحیاء نہ کرے وہ بندے سے کیا کرے گا۔

یاد رکھیں! چاہے خُدّام ہوں یا اولاد، رشتہ دار ہوں یا دوست واحباب، وہی لوگ اچھے ہیں جو نمازی پرہیزگار ہوں۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی مشورہ طلب کرے تو حق بات کہو، اچھائی یا برائی ہے تو ظاہر کردو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس خادم کو لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

## مشورہ دیتے وقت عیب ہو تو ظاہر کرے۔! (یہ غیبت نہیں ہے)

جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اُس شخص کا عیب و بُرائی ظاہر کرے جس کے متعلّق مشورہ (لیا گیا) ہے، یہ غیبت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔" لہٰذا اس کی بُرائی ظاہر نہ کرنا خیانت ہے، مثلاً کسی کے یہاں اپنا یا اپنی اولاد وغیرہ کا نکاح کرنا چاہتا ہے، دوسرے سے اس کے متعلّق تذکرہ کیا کہ میرا ارادہ ایسا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس شخص کو جو کچھ معلومات ہیں بیان کردینا غیبت نہیں۔ اسی طرح

کسی کے ساتھ تجارت وغیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سکونت (یعنی رہائش اختیار) کرنا چاہتا ہے اور اُس کے متعلّق دوسرے سے مشورہ لیتا ہے یہ شخص (یعنی جس سے مشورہ لیا گیا وہ) اُس کی برائی بیان کرے (یہ) غیبت نہیں۔ (ردُّ المُحتار ج۹ ص ۶۷۵)

## مجالس بھی امانت ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ**

مجالس امانت والی ہوتی ہیں سوائے تین مجلسوں کے

**سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ**
**أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ**

(۱) حرام خون بہانے کی (۲) حرام شرمگاہ کی (۳) یا ناحق مال لینے کی

(سنن ابی داؤد، رقم: ۴۸۶۹)

## شرحِ حدیث

یوں تو دنیا میں مال و دولت اور مادی اشیاء کا لین دین اور حفاظتی تدابیر کے حوالے سے امانت کا تصوّر ہمیشہ موجود رہا ہے، ہر ملک و قوم میں یہ جوہر کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔

لیکن ---! عقلیں حیران و پریشاں ہیں کہ سرکارِ دوجہاں رحمتِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کا جو تصوّر (Concept) اپنی امّت کو دیا ہے وہ اپنی جامعیت کے

لحاظ سے اتنا کامل و اکمل ہے کہ اس کی کہیں مثال نہیں ملتی اور دل اس کی عظمت و اہمیت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے امانت صرف درہم و دینار، سونے چاندی اور مادّی اشیاء کی حفاظت تک محدود نہیں کیا بلکہ یہاں تک فرما دیا کہ کسی کے راز کی حفاظت بھی دینی تقاضا ہے۔

عربی کا مقولہ ہے:

اَلسِّرُّ اَمَانَۃٌ

رازایک امانت ہے۔

(المنجد: ص ۱۱۹۴)

مذکورہ حدیث مبارک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی خاص مجلس (Meeting) کی جائے اور جو جو کچھ وہاں طے ہوا ہواُس کی تشہیر نہ کرو بلکہ اُسے صیغہ راز میں رکھو کہ وہاں جو کچھ طے ہوا وہ امانت ہے۔ اگر۔۔۔۔!کسی مجلس میں کسی گناہ (بدکاری، فحاشی) کا/کسی کی حق تلفی کا /کسی پر ظلم کرنے مشورہ کیا گیا تو اب اِسے نہ چھپائے بلکہ مظلوم کو فوراً خبر دیدے کہ بچے رہنا آپ کے متعلق یہ مشورہ ہو رہا ہے، اگر ایسی بات چھپائے گا تو گنہگار ہوگا۔

(مراۃ المناجیح: ج ۶ ص ۶۳۰)

## امانت داری کا اندازہ

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی بُردباری اس کے غصہ کے وقت اور اس کی امانت داری اس کے لالچ کے وقت دیکھو، کیونکہ جب وہ غصہ میں نہ ہو تو تمہیں اس کے حلم کا کیا پتہ چلے گا؟ اور جب اسے کسی

چیز کا لالچ ہی نہ ہو تو تمہیں اس کی امانت داری کیسے معلوم ہو گی؟

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ۱ ص ۱۸۶)

**وضاحت:** یعنی بُردباری/صبر و تحمّل کا اندازہ غصّہ کے وقت با آسانی کیا جا سکتا ہے۔اور امانت داری کا اندازہ حرص و لالچ سے با آسانی لگایا جا سکتا ہے، کیونکہ لالچی بندہ امانت و دیانت کا لحاظ نہیں رکھتا، جیسا کہ مال کے حریص لوگوں کے پاس جب امانت آجائے وہ تو خیانت کرتے دریغ نہیں کرتا، عہدے کے لالچی اپنی ذمّہ داری میں خیانت کرتا ہے جیسا کہ فی زمانہ ہم اپنے حکمرانوں، عہدہ داروں، نگرانوں کو دیکھ کر امانت و خیانت کو باخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ امانت کو ان کے مستحقین تک پہنچا رہے ہیں یا خود ہی اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے آفت و فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ (آمین بجاہِ النّبیِّ الامین)

## عبادات میں امانت کی اہمیت

حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلصَّلَاۃُ اَمَانَۃٌ وَالْوُضُوْءُ اَمَانَۃٌ
وَالْوَزْنُ اَمَانَۃٌ وَالْکَیْلُ اَمَانَۃٌ

نماز ایک امانت ہے، وضو بھی امانت ہے، وزن اور ماپ بھی امانت ہیں۔

(شعب الایمان، رقم: ۵۲۶۶)

نبیِٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

سب سے پہلے لوگوں سے امانت اٹھائی جائے گی، آخر میں نماز باقی رہ جائے گی اور بہت سے نمازی ایسے ہوں گے جن میں کوئی بھلائی نہ ہو گی۔ (مجمع الزوائد، رقم ۱۲۴۲۷)

## امام ومؤذن کے لئے خصوصی ہدایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ**
**اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ**

امام ذمہ دار ہیں اور مؤذن امانت دار ہیں اے میرے رب عزوجل!
آئمہ کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔

(سنن ابوداؤد، رقم: ۴۳۴)

## شرحِ حدیث

یعنی امام مقتدیوں کی نماز کا ذمّہ دار ہے کیونکہ وہ اپنی نماز کے ضمن میں ان کی نمازیں لئے ہوئے ہے اسی لئے امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

(اور مؤذن امانت دار ہے کیونکہ) لوگوں کی نمازیں اور روزے اس کے پاس امانتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح: ج ا ص ۴۱۴)

یعنی نمازوں اور سحر و افطار کے اوقات کی خاص ذمّہ داری مؤذنین کی ہے۔اوراس میں جان بوجھ کر کوتاہی کرنا، سستی برتنا خیانت کہلائے گی۔

لہٰذا معلوم ہوا ذراسی غفلت پر بندہ خیانت کا مرتکب ہوسکتا ہے۔اور چھوٹی سی بھی امانت کا حق ادا کرنے سے عظیم اجروثواب پاسکتا ہے جیسا کہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے میت کو غسل دیا اور اس معاملے میں امانت کو ادا کیا اور میت کے کسی راز کو

افشاں نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (مسند امام احمد، رقم ۲۳۹۳۵)

## شرمگاہ بھی امانت ہے

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَرْجَ الْاِنْسَانِ وَقَالَ هٰذِهٖ أَمَانَةٌ خَبَّأْتُهَا عِنْدَكَ فَاحْفَظْهَا اِلَّا بِحَقِّهَا

اللہ عزوجل نے انسان کی شرمگاہ کو پیدا کیا تو فرمایا: یہ ایک امانت ہے جو میں نے تیرے سپرد کی ہے، اسے حق کے علاوہ قابو میں رکھ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ا ص ۸۴۰)

**وضاحت:** دیگر چیزوں کی طرح شرمگاہ بھی امانت ہے۔ اور یہ وہ امانت ہے جس کی خیانت پر پچھلی قومیں تباہ کردی گئی تھیں بالخصوص حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس کی خیانت کی مرتکب ہوکر عذاب میں گرفتار ہوئی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سوائے حق کے شرمگاہ کا استعمال ناجائز وحرام اور امانت میں خیانت ہے۔ (مدارج النبوت، ج ۲ ص ۵۸)

## اعضاء اجسام کی امانت داری

اہل طریقت نے فرمایا:

ہر عضو ظاہری باطنی خود بھی امانت ہے اور انسان کے ہر عضو میں بھی ایک امانت ہے۔ پس آنکھ کی امانت حلال وجائز کو دیکھنا حرام وناجائز سے بند رکھنا۔

کان کی امانت یہ ہے کہ لغویات وفحشیات کے سننے سے بچایا جائے، محافل ذکراللہ میں پہنچایا جائے۔

زبان کی امانت داری یہ ہے کہ کلماتِ کفر وکفران، فسق وعصیان، غیبت و بہتان سے بچایا جائے۔اور ذکر رحمن صبر وشکران میں لگایا جائے۔

پاؤں کی امانت داری یہ ہے کہ اتباع واطاعت میں چلایا جائے۔معاصی سے دور بھاگا جائے۔

ہاتھ کی امانت داری یہ ہے کہ برائی کی طرف نہ بڑھے، نیکی سے نہ رُکے۔

منہ کی امانت داری یہ ہے کہ حرام سے بچے حلال میں رہے، منہ ہی باطن کا دروازہ ہے۔تلاوت کا گھوارہ ہے۔

قلب کی امانت دار یہ ہے کہ رعایت حق پر دوام ہو مطالعہ حق پر قیام ہو اور مشاہدہ حق پر مدام ہو۔ (تفسیر نعیمی، ج ۱۸، تحت الآیۃ: ۹)

## کامیاب زندگی کے چھ سنہری اُصول

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

اِضْمَنُوا لِیْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ

تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دوں گا۔

(۱) اُصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ — جب بولو تو سچ بولو

(۲) وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ — جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو

(۳) وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ — جب امانت لو تو اسے ادا کرو

(۴) وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ — اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو

(۵) وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ — اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو

(۶) وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ — اپنے ہاتھوں کو (ناجائز کاموں سے) روکے رکھو

(صحیح ابن حبان: رقم ۲۷۱)

**وضاحت:** مذکورہ حدیث مبارک میں کامیاب زندگی کے چھ سنہری اصولوں کا بیان ہے، اور ان چھ اصولوں کی حفاظت پر جنّت کی ضمانت ہے اور جنّت کا پالینا یہ ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی کامیابی ہے۔

## سرخ آندھی، زلزلے، پتھروں کے برسنے کے پندرہ اسباب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت پندرہ (بُری) باتوں کو اپنائے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہیں۔۔۔؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا

(۱) جب مالِ غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا۔

وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا

(۲) امانت کے مال کو مالِ غنیمت تصوّر کیا جائے گا۔

وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا

(۳) زکوٰۃ کو ٹیکس اور جرمانہ سمجھا جائے گا۔

## وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ

(۴) مرد اپنی بیوی کا فرمانبردار ہو جائے گا۔

## وَعَقَّ أُمَّهُ

(۵) اپنی ماں کا نافرمان ہو جائے گا۔

## وَبَرَّ صَدِيقَهُ

(۶) دوستوں سے بھلائی کرے گا۔

## وَجَفَا أَبَاهُ

(۷) باپ سے بُرا سلوک کرے گا۔

## وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ

(۸) مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔

## وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ

(۹) ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے۔

## وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ

(۱۰) انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزّت کی جائے گی۔

## وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ

(۱۱) شراب پی جائے گی۔

## وَلُبِسَ الْحَرِيرُ

(۱۲) مرد ریشم پہنیں گے۔

## وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ

(۱۳) گانے والیاں رکھی جائیں گی۔ (۱۴) باجے

(دیگر آلاتِ میوزک) بجائے جائیں گے

## وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا

(۱۵) بعد میں آنے والے اپنے اسلاف پر لعن طعن کریں گے۔

## فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا

پس ایسے حالات میں لوگوں کو چاہئے کہ وہ سرخ آندھی ، زمین میں دھنسائے جانے اور صورتیں مسخ ہونے کا انتظار کریں۔ دوسری روایت میں مزید یہ بھی ہے کہ زلزلے، پتھروں کے برسنے کا انتظار کریں۔

(سنن ترمذی، معہٗ روایتِ ثانی: ج ۲ ص ۴۴ حدیث ۲۳۱۷)

## امانت کے مال کو مالِ غنیمت تصوّر کیا جائے گا

اس کی شرح میں لکھا ہے:

یعنی وہ لوگ امانت کو مال غنیمت بنالیں گے، اور جو امانت ان کے ہاتھ میں ہوگی اس میں خیانت کرنے کو غنیمت جانیں گے۔

(التیسیر بشرح جامع الصغیر: مفہوماً، ج ۱ ص ۲۳۵)

فی زمانہ اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو چھوٹے سے بڑے تک ۔۔۔ فقیر سے غنی

تک ۔۔۔نوکر سے سیٹھ تک ۔۔۔چوکیدار سے سربراہ تک ۔۔۔رعایا سے صدر تک ۔۔۔تقریباً ہر کوئی اس آفت میں مبتلا ہے۔جس کے قبضہ میں جو امانت ہے اس کو وہ غنیمت سمجھ بیٹھا ہے۔لہٰذا ضروری ہے کہ توبہ کریں یا پھر زلزلے، پتھروں کے برسنے کا انتظار کریں۔

## کہیں ہم اِن لوگوں میں تو نہیں۔۔۔!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امّت میں سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد ایک ایسی قوم آئی گی:

يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ

جو گواہیاں دے گی جبکہ انہیں گواہ نہیں بنایا جائے گا

وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ

وہ خیانت کرے گے جبکہ انہیں امین نہیں بنایا جائے گا

وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ

وہ نذریں مانیں گے لیکن وہ پوری نہیں کریں گے

وَيَظْهَرُ فِيهِمِ السِّمَنُ

ان میں موٹا پا ظاہر ہو گا

(صحیح بخاری، رقم: ۲۴۵۷)

دوسری روایت میں ہے:

## وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ

وہ قسمیں اٹھائیں گے لیکن ان سے قسم طلب نہ کی جائے گی

(السنن الکبریٰ للبیہقی، ۲۱۱۰۸)

## شرحِ حدیث

یعنی کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جھوٹی گواہی دیں گے، اور وہ امانت کو طلب کریں گے پھر اس میں خیانت کریں گے اور حال یہ ہوگا کہ لوگ ان پر نہ بھروسہ کریں گے اور نہ اعتبار کریں گے، اس لئے کہ ان کی خیانت اتنی ظاہر ہوگی کہ لوگوں کا ان پر سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے۔

(عمدۃ القاری، ج ۲۰ ص ۲۶۵، ۲۶۶، ج ۲۴ ص ۲۳۴)

ایک صفت ان کی یہ بھی ہوگی کہ ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا: یہ کنایہ ہے کثرتِ مال اور نعمتوں کی زیادتی اور عیش عشرت سے۔ یعنی ان میں مال و دولت کی بہتات ہوگی۔ عمدہ عمدہ غذائیں خوب کھائیں گے جس کی وجہ سے موٹاپا چھا جائے گا۔ جس کی وجہ سے خدا کی یاد اور خدا کی طرف رغبت، اس کا خوف کم ہو جائے گا۔ آخرت کے بجائے دنیا میں انہماک ہو جائے گا جو شرعاً سخت مذموم ہے۔ (نزہۃ القاری، ج ٦ ص ٢٦)

اور ایک علامت ان کی یہ بھی ہوگی کہ بغیر حاجت کے جھوٹی قسمیں کھائیں گے جس سے گنہگار رہوں گے۔

## پانچ چیزیں پانچ کے سبب

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے:

# خَمۡسٌ بِخَمۡسٍ

پانچ چیزیں پانچ چیزوں کا سبب ہیں

عرض کی گئی یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! پانچ چیزوں کے پانچ چیزوں کا سبب ہونے سے کیا مراد ہے؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

**ما نَقَضَ قَوۡمٌ العَهۡدَ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيۡهِمۡ عَدُوُّهُمۡ**

(۱) جس قوم نے عہد توڑا تو اس پر اُس کے دشمن کو غلبہ دے دیا گیا

**وَمَا حَكَمُوا بِغَيۡرِ مَا أَنۡزَلَ اللّٰهُ إِلا فَشا فِيهِمُ الفَقۡرُ**

(۲) جس قوم کے حکمرانوں نے اللہ عزوجل کی کتاب
کے خلاف فیصلے کئے تو اُس قوم میں غربت پھیل گئی

**ولا ظَهَرَتۡ فِيهِمُ الفاحِشَةُ إِلا فَشا فِيهِمُ المَوۡت**

(۳) جن میں فحاشی عام ہوئی تو ان میں موت پھیل گئی

**ولا طَفَّفُوا المِكۡيالَ إِلا مُنِعُوا النَّباتَ وأُخِذُوا بالسِّنِينَ**

(۴) جس قوم نے ناپ تول میں کمی کی تو اُس سے
سبزہ کو روک لیا گیا اور اُسے قحط سالی نے آلیا

**ولا مَنَعُوا الزّكوٰةَ إِلا حُبِسَ عَنۡهُمُ القَطۡرُ**

(۵) جس قوم نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو اُس سے بارش روک لی گئی

(المعجم الکبیر، رقم: ۱۰۹۹۲)

**وضاحت:** مذکورہ حدیث مبارک کو اگر ہم بغور پڑھیں تو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی صداقت کے چرچے ہر سو نظر آئیں گے۔ فی زمانہ ان باتوں کی تصدیق کوئی مشکل اَمر نہیں بلکہ ہم اپنے ملک اپنی قوم، اپنے معاشرے اور اپنے حالات کا خود جائزہ لیں تو شاید اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ آج ہم ان پانچوں چیزوں کا شکار ہیں کیونکہ ہم نافرمانی کرتے وقت انجام پر غور نہیں کرتے

عربی کا مقولہ ہے:

مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ

جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ (المنجد: ص۱۲۲۶)

## امانت کی حقیقت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

امانتداری لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اُتری، پھر قرآنِ حکیم نازل ہوا تو انھوں نے قرآن پاک سیکھا اور سنت سیکھی۔ پھر سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ہمیں امانت اٹھنے کے بارے میں بتایا اور ارشاد فرمایا: آدمی سوئے گا تو امانت اس کے دل سے کھینچ لی جائے گی اور اس کا نشان ایسا رہ جائے گا جیسے پھنسی کے دھبے جب وہ اچھی ہو جاتی ہے اور پھر آدمی سوئے گا تو امانت اس کے دل سے کھینچ لی جائے گی اور اس کا نشان آبلے کے نشان کی طرح رہ جائے گا جیسے تُو کوئی انگارہ اپنے پاؤں پر رکھے تو جِلد پھول جائے اور تُو اُسے آبلے کی صورت میں پائے حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ (صحیح مسلم، رقم: ۳۶۷)

## اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پانے کے تین طریقے

نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ**

جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ عزوجل اور اس کے
رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اس سے محبت کریں تو!

**فَلْيَصْدُقِ الْحَدِيثَ**

اس کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ ہر بات میں سچ بولے

**وَلْيُؤَدِّ الأَمَانَةَ**

اور اس کو جب کسی چیز کا امین بنایا جائے تو وہ امانت کو ادا کرے

**وَلا يُؤْذِ جَارَهُ**

اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے

(شعب الایمان، رقم:۹۵۵۱)

## سیرتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں امانت کی اہمیت

کفار مکہ اگرچہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدترین دشمن تھے مگر اس کے باوجود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت و دیانت پر کفار کو اس قدر اعتماد تھا کہ وہ اپنے قیمتی مال و سامان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس امانت رکھتے تھے۔

چنانچہ ہجرتِ مدینہ منورہ کے وقت بھی بہت سی امانتیں کاشانۂ نبوت میں تھیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم

میری سبز رنگ کی چادر اوڑھ کر میرے بستر پر سو جاؤ اور میرے چلے جانے کے بعد تم قریش کی تمام امانتیں ان کے مالکوں کو سونپ کر مدینہ چلے آنا۔ (سبحان اللہ عزوجل)

(سیرتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم: ص ۱۶۱)

سیرتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر گوشہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرزِ عمل سے ہمیں امانت کی اہمیت کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسنّت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

## امین وہ جو اللہ سے ڈرے

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین (یعنی امانت دار) ہو کہ امین کی برابری کا کوئی نہیں اور امین وُہی ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اور فاجر (یعنی اللہ و رسول کا نافرمان) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجُور (نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (کنز العُمّال، رقم: ۲۵۵۶۵)

## خِیانت کا بھیانک عذاب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی "مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں نَقْل کرتے ہیں:

بروزِ قیامت ایک شخص کو بارگاہِ خُداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں پیش کیا جائے گا۔ ارشاد ہوگا، تو نے فُلاں شخص کی امانت واپَس کی تھی؟ عرض کریگا، "نہیں"۔ حکم پاکر فِرِشتہ جہنَّم کو لے چلے گا۔ وہاں جہنم کی گہرائی میں اُس "امانت" کو رکھا ہوا دیکھے گا اور

وہ شخص اس امانت کی طرف گرنا شروع ہوگا یہاں تک کہ ستّر سال کے بعد وہاں پہنچے گا اور اُس امانت کو اٹھا کر اوپر کی طرف چڑھے گا جب جہنم کے کنارے پر پہنچے گا تو پاؤں پھسل جائے گا اور پھر جہنم کی گہرائی میں جا پڑے گا، اِسی طرح وہ گرتا اور چڑھتا رہے گا یہاں تک سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت سے اُسے ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہ کی رَحمت حاصِل ہو جائے گی اور امانت کا مالِک اُس سے راضی ہو جائیگا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۴۵، ۴۴)

## اعمال میں امانت کی حیثیت

سرکارِ دو عالم کا فرمانِ عالیشان ہے:

گزشتہ زمانے میں تین آدمی سفر میں تھے کہ رات گزارنے کے لئے انہیں ایک غار کا سہارا لینا پڑا۔ جونہی وہ غار میں داخل ہوئے تو پہاڑ کے اوپر سے ایک چٹان ٹوٹ کر غار کے منہ پر آن گری، جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے سوچا کہ" اس چٹان سے چھٹکارا پانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

ان میں سے ایک شخص نے خدمتِ والدین کو وسیلہ بنا کر دعا کی تو چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن وہ ابھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔

دوسرے نے اس طرح دعا کی "یا اللہ عزوجل! میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے کئی مرتبہ اس سے بری خواہش کا اظہار کیا مگر اس نے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ قحط سالی میں مبتلا ہوئی اور مدد حاصل کرنے میرے پاس آئی۔ میں نے اسے سو دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ میرے ساتھ تنہائی

میں جائے ،لہذا وہ مجبوراً اس پر تیار ہوگئی ۔جب ہم تنہائی میں پہنچے اور میں نے اپنی خواہش پوری کرنا چاہی تو اس نے کہا'' اللہ تعالیٰ سے ڈر اور یہ گناہ مت کر۔ یہ سن کر میں اس گناہ سے رک گیا اور وہ دینار بھی اسی کو دے دیئے۔اے اللہ عزوجل !اگر میرا یہ عمل تیری رضا کے لئے تھا تو ہماری یہ مصیبت دور کردے۔ چٹان کچھ اور سرک گئی مگر وہ ابھی بھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔

تیسرے نے ایک مزدور کو اس کی امانت لوٹا دینے کو وسیلہ بنایا اور عرض کی ،اے اللہ تعالیٰ !اگر میرا یہ عمل محض تیری رضا جوئی کے لئے تھا تو ہمیں اس پریشانی سے نجات دلا دے۔ چنانچہ چٹان مکمل طور پر ہٹ گئی اور وہ نکل کر چل پڑے۔

(صحیح مسلم، ملخصًا، رقم ۲۷۴۳)

## چندے کی رقم گُم ہوگئی تو؟

سوال: کسی کے پاس چندے کی رقم اَمانتاً رکھی ہوئی تھی اور وہ گم ہوگئی یا کسی نے چُرایا، یا چھین لی ایسی صورت میں بھی کیا اُس کو تاوان دینا ہوگا؟

امانت کا مال اگر اچّھی طرح سنبھال کر رکھا اور ضائع ہوگیا تو تاوان نہیں ورنہ ہے۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمتِ سراپا عظمت میں عرض کی گئی: مُتَوَلّی وَقف کے مَسکَن (یعنی مکان) و صندوق سے مالِ وَقف چوری ہوگیا تاوان لازِم ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر مُتَوَلّی نے کوئی بے اِحتِیاطی نہ کی تو اُس پر تاوان نہیں، اگر وہ قَسَم کھالے گا تو اُس کی بات مان لی جائیگی اور اگر بے اِحتِیاطی کی مَثلاً صندوق کُھلا

چھوڑ دیا، غیر محفوظ جگہ رکھا تو اس پر تاوان ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، مُلَخَّصاً، ج۱۶ ص ۵۷۰)

**وضاحت:** اس سے معلوم ہوا کہ چاہے متولی ہو یا کوئی بھی ذمّہ دار جس کی (Custody) میں جو چیز دی جائے اگر وہ اس کی بے احتیاطی سے ضائع ہوگئی تو اس کا تاوان اس پر لازم ہوگا

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں سلامتی ایمان کی فکر عطا فرمائے اور احکامِ شرعیہ پر کماحقّہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عقائد، اعمال و احوال کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ (آمین بجاہِ النّبیِّ الامین)

اختتام کتاب: بروز جمعہ، ۲۳ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ، مورخہ بمطابق ۱۷ فروری ۲۰۱۲ء

## استدعا

ہم نے ''**امانت**'' کی اس جزو کو

طباعت کے جدید ترین تقاضوں کے مطابق خوبصورت اور جاذب نظر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس متن کی تصحیح میں بھی اتنی ہی محنت کی ہے جتنی کسی انسان سے ممکن ہے۔ اس کے باوجود اس کے متن میں کسی نوعیت کی کوئی خامی، کمی یا غلطی نظر آئے تو اس تقاضائے بشریت سمجھتے ہوئے درگزر سے کام لیجئے اور ہمیں مطلع فرمائیے تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ ادارہ آزاد پبلشرز